احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار: ۱۵- شعبان ۱۴۱۳ھ، ۸- تبلیغ ۱۳۷۲ ہش، ۸- فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## غفلت چھوڑ دو ۔ یہ گناہوں کی جڑھ ہے

صفاتِ الٰہیہ پر ایمان لانے کی کوشش کرو ۔ انسان اگر خدا کے علیم و خبیر اور احکم الحاکمین ہونے پر ہی ایمان لاوے اور یقین جانے کہ مَیں اس کی نظر سے کسی وقت اور کسی جگہ بھی غائب نہیں ہو سکتا ۔ تو پھر بدی کہاں اور کیسے ممکن ہے کہ سرزد ہو ۔ غفلت کو چھوڑ دو ۔ کیونکہ غفلت گناہوں کی جڑھ ہے ۔ ورنہ اگر غفلت اور خدا کی صفات سے بے علمی اور بے ایمانی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر و مقتدر اور احکم الحاکمین علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں ۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

## ارشاداتِ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو، ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے ۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ (ـــ) دست با کار دل بایار والی بات ہو ۔ تاجر اپنے کاروبارِ تجارت میں اور زمیندار اپنے امورِ زراعت میں اور بادشاہ اپنے تختِ حکومت پر بیٹھ کر، غرض جو جس کام میں ہے اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے ۔ اور اس کی عظمت اور جبروت کو پیشِ نظر رکھ کر اس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے ۔ اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۵۰)

## یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ابلاغیات (جرنلزم) نے ایم اے فائنل کے رزلٹ کا اعلان کر دیا ہے ۔ رزلٹ کے مطابق محمد محمود طاہر (شاہد) ابن چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ نے ۸۶۴/۱۲۵۰ نمبر لے کر پہلی پوزیشن حاصل کی ۔ محمد محمود طاہر (شاہد) نے نہ صرف یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے بلکہ شعبہ ابلاغیات کے گذشتہ ریکارڈ ۸۶۱/۱۲۵۰ کو توڑ کر شعبہ ہذا کے لئے نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ۔

پہلی پوزیشن حاصل کرنے کی وجہ سے انہیں گولڈ میڈل کا مستحق قرار دیا گیا ہے ۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ اعزاز طالب علم موصوف اور جماعت احمدیہ کے لئے بابرکت کرے ۔

## نمایاں کامیابی

مکرم منصور احمد ابن مکرم عبدالستار علیم صاحب صدر حلقہ G-7 اسلام آباد نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے ۱۹۹۲ء کے پروفیشنل امتحان برائے سال دوم پیٹرولیم انجینئرنگ میں یونیورسٹی بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے ۔

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے ۔

## اعلان ولادت

خدا تعالیٰ نے مکرم شیخ ہبۃ الرحمٰن صاحب کو لندن میں پہلی بیٹی مورخہ ۱۵ جنوری ۹۳ء کو عطا فرمائی ہے ۔ جس کا نام "نادیہ" رکھا گیا ہے ۔

بچی مکرم شیخ عبدالمنان کپور تھلوی کی پوتی اور مکرم میر انصار احمد صاحب آف لندن کی نواسی ہے ۔

خدا بچی کو صحت اور تندرستی والی زندگی عطا فرمائے ۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔

## انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیتِ دعا سے گہرا تعلق ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیتِ دعا سے تعلق پیدا کیا گیا ہے ۔ فرمایا ۔ اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ تو پھر تمہاری آخری دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں لیکن اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سلیقہ نہ سیکھو یا اس سے لطف اندوز ہونا نہ سیکھو تو پھر تمہاری موت کے وقت کی کوئی دعا قبول نہیں ہو گی ۔ پس اس دنیا میں جماعت احمدیہ خدا کی راہ میں جو خرچ کرتی ہے ان کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے اور حقیقت میں یہ دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جو اس رنگ میں پورے انہماک اور جذبے اور ولولے کے ساتھ اور ایسے ولولے کے ساتھ جس سے وہ خود لطف اندوز ہوتی ہے ۔ خدا کی راہ میں اور نیک کاموں پر خرچ کر رہی ہے ۔ میرے علم میں دنیا میں اور کوئی ایسی جماعت نہیں ہے ۔ پس آپ کے لئے تو اس میں بہت بڑی خوشخبری ہے

لیکن وہ احمدی جو احمدی ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی لذت سے ناآشنا ہیں ان کے لئے انذار بھی ہے کیونکہ فرمایا کہ تم لوگ اس وقت سے پہلے پہلے خرچ کرو جبکہ تمہارے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ اے خدا! ہمیں مہلت دے دے کہ کچھ اور نیک کام کر لیں ۔ فرمایا وہ لوگ جنہوں نے نیک راہوں پر خرچ کیا ہو گا وہ مستثنیٰ ہیں ان کے اوپر یہ وقت نہیں آئے گا ۔ پس اگر آپ آج کی زندگی میں جو کچھ خدا نے آپ کو صلاحیتیں عطا کی ہیں یا جو کچھ مال اور دولت دیئے ہیں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو آپ کو پُرامن موت کی بشارت ہے ۔ آپ کو وہ موت نصیب نہیں ہو گی جس میں حسرت کے ساتھ انسان یہ کہے گا ۔ کاش مجھے اور مہلت ملتی تو مَیں خدا کے لئے کچھ کر لیتا ۔ پس اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ اسی حال پر قائم رکھے اور ایسی موت نصیب فرمائے جس موت کے متعلق اللہ تعالیٰ خود رضا کی نظر ڈال رہا ہو ۔ وہ نفسِ مطمئنہ ہمیں عطا کرے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ خود (کلام پاک) میں فرماتا ہے کہ جب اس کا میری طرف لوٹ آنے کا وقت آئے گا تو مَیں اسے کہوں گا کہ (ـــ) اے نفسِ مطمئنہ ۔ اے میرے بندے اپنے ربّ کی طرف لوٹ آ (ـــ) ایسی حالت میں کہ تو بھی راضی ہے اور مَیں بھی تجھ سے راضی ہوں ۔ دونوں راضی ہیں تو راضی بھی ہے اور مرضیہ بھی ہے یعنی میری رضا کو پانے والا ہے (ـــ) پس آ اور میرے بندوں میں داخل ہو جا (ـــ) اور میری جنت میں داخل ہو جا ۔ یعنی وہ جنت جو میرے خاص بندوں کے لئے بنائی گئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرمائے جن کے ایسے پیارے اور نیک انجام کی خبر دی گئی ہے ۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۱ء)

"اب انسانیت کے نام پر ہمیں جلسے کرنے چاہئیں"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش ۸۔ فروری ۱۹۹۳ء

# تربیت ۔ بچپن میں

حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں؛

"تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا نگران ہے اور اس کے گھر میں جو افراد رہتے ہیں ان کے متعلق قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔ قیامت کے دن ایک عورت سے بھی سوال کیا جائے گا کہ اس نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں اور مرد سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس سے کیا کیا قربانیاں کروائیں ۔ ایک بیٹے کے متعلق ماں سے بھی سوال کیا جائے گا کہ اس نے اپنے بیٹے سے کیا کیا قربانیاں کروائیں مگر ساتھ ہی باپ سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس بارہ میں کیا کچھ کیا۔"

انسان کی ساری زندگی کی بنیاد اس کا بچپن ہے ۔ جو کچھ وہ بچپن میں بن جاتا ہے ۔ اس کی ساری زندگی کو اسی کا پھیلاؤ سمجھا جا سکتا ہے ۔ جسمانی طور پر بھی آپ دیکھیں کہ آپ ایک بچے کو دیکھ کر آنکھیں بند کر کے اس کے مستقبل کو تصوّر میں لا سکتے ہیں ۔ موٹاپے کی طرف میلان ہو تو کس طرح موٹا ہو جائے گا اور کیسا لگے گا۔ پتلے پن کی طرف رجحان ہو تو بڑا ہو کر بھی پتلا ہی رہے گا۔ استثناء تو ہر جگہ موجود ہے لیکن بات ہو رہی ہے قاعدے کی ۔ یہی حال اس کی زندگی کے دوسرے شعبوں کا ہے ۔ اگر اس نے سخی بننا ہے تو اس کا بچپن اس کا اظہار کر دے گا ۔ اگر کنجوس بننا ہے تو بچپن ہی سے ہاتھ کھینچ کر رکھنے کی عادت پڑ جائے گی ۔ اسی لئے تو کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات ۔ یا یہ بھی کہتے ہیں کہ بچہ آدمی کا باپ ہوتا ہے ۔ نفسیات کے ماہرین کے پاس کسی بڑے (بڑی عمر) شخص کی کوئی بات پیش کریں تو وہ اس کے بچپن کی طرف جائے گا ۔ اور ایسے سوال پوچھے گا جن کا تعلق اس کے بچپن کے شعور بلکہ لاشعور سے ہوگا۔

جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے ۔ اور خود گھربار کا مالک بن جاتا ہے ۔ اس وقت تو والدین اسے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے ۔ بلکہ نصیحت کرتے بھی ہچکچاتے ہیں ۔ لیکن بچپن تو اس کا انہیں کے ہاتھوں میں گذرتا ہے اور وہی وہ وقت ہوتا ہے جب وہ بچے کو سکھاتے ہیں اگر اس وقت بچے کو صحیح راستے پر ڈال دیا جائے تو اس کی ساری زندگی سنور جاتی ہے اور پھر وہ کچھ بھی کرے کہا جا سکتا ہے کہ ماں باپ ہی اس کے ذمہ دار ہیں۔

والدین کی ذمہ داری ادا تو بچپن ہی میں ہو سکتی ہے لیکن اس کا اثر ساری عمر رہتا ہے ۔ اگر سب والدین اس بات کو سمجھ لیں تو یقیناً ان کی بہتر پرورش کر سکیں گے ۔

اے کاش والیانِ ریاست سمجھ سکیں
دنیا تباہ حال ہے انصاف کے بغیر
میزان عدل کی ہے توازن کی جانِ جاں
بہتر نہیں ہے اس سے کوئی اور کارِ خیر

ابوالاقبال

---

ایمان عمل عظمتِ کردار عطا کر
مولا انہیں اِک دولتِ بیدار عطا کر

ہر لمحہ ہر اِک گام ہر اِک سوچ ہر اک بات
ہر رنگ میں ہر شکل میں ایثار عطا کر

ہو اسوۂ محبوب خدا زیست کی مشعل
اور زیست کی نکھری ہوئی اقدار عطا کر

آپس کی محبت کو بڑھا لمحہ بہ لمحہ
ہر حال میں خوش رہنے کے اسرار عطا کر

کِھل جائیں بصد تمکنتِ حسن یہ کلیاں
کلیوں کو چمکتا ہُوا گلزار عطا کر

پھیلائیں جو دامن تری رحمت کے سوالی
اِک بار تو کیا تُو انہیں سو بار عطا کر

مانا کہ قریبِ رگِ جاں ذات ہے تیری
تُو سامنے آ اور انہیں دیدار عطا کر

چادر ہو عنایات کی پھیلی ہوئی ہر سمت
راہوں میں انہیں سایۂ دیوار عطا کر

لایا ہے نسیم آپ کی درگہ میں دعائیں
درکار ہیں مولا تری رحمت کی گھٹائیں

نسیم سیفی

## واقفینِ نَو کو خوش اخلاق بنائیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پس اپنے بچوں کو خوش اخلاق ان معنوں میں بنائیں کہ میٹھے بول بول سکتے ہوں ۔ لوگوں کو پیار سے جیت سکتے ہوں ۔ غیروں اور دشمنوں کے دلوں میں راہ پا سکتے ہوں ۔ اعلیٰ سوسائٹی میں سرایت کر سکتے ہوں ۔ یہ دیکھے بغیر نہ تربیت ہو سکتی ہے نہ دعوت الی اللہ ممکن ہے ۔" (از خطبہ فرمودہ ۱۷ ؍فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# افکارِ عالیہ

"اس وقت دو تین بنیادی باتوں کی طرف میں جماعت احمدیہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی فکر کریں ورنہ دُنیا اور آخرت دونوں میں شدید نقصان اٹھائیں گے۔

جائیدادوں کی تقسیم کے جھگڑے ہیں۔ مالی لین دین کے جھگڑے ہیں۔ دو دوست شریک ہو جاتے ہیں۔ بڑی محبت اور خوشی کے ساتھ آپس میں پیسے ڈال لیتے ہیں کہ چلو مل کر کام کریں۔ چند دن تک بڑا پیارا ماحول رہتا ہے پھر کچھ دیر کے بعد اختلافات شروع ہو جاتے ہیں پھر بدظنیاں شروع ہو جاتی ہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ اچھا اب الگ ہو جاؤ۔ الگ تو ہو جاتے ہیں لیکن شروع میں اعتماد کا جو دَور تھا وہ ان کے لئے مصیبت بن جاتا ہے۔ قرآن کریم تو فرماتا ہے، چھوٹی بات ہو یا بڑی بات ہو۔ مالی لین دین کو (۔) اس کو لکھ لیا کرو۔ اس بات کو وہ بھلا دیتے ہیں اور ظاہری اعتماد جو شروع کا چلتا ہے اور بڑا پاکیزہ ماحول اور بھائی بہن بن جاتے ہیں۔ گھروں میں آنے جانے شروع ہو گئے حتیٰ کہ مشترکہ کام شروع ہو گیا ہے۔ اور قرآن کریم کی اس ہدایت کو کہ لین دین کو لکھ لیا کرو۔ عملاً تخفیف کی نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ زبانی باتوں پر چلتے ہیں۔ جب اختلاف شروع ہوتے ہیں تو ساری زبانی باتیں یا تو بھول چکی ہوتی ہیں یا ایک شخص کو عمداً جھوٹ بولنے کا موقع مل جاتا ہے اور معاشرہ میں بہت بڑی مصیبت پیدا ہو جاتی ہے۔ علیحدہ ہو رہے ہیں لیکن کوئی حساب کتاب نہیں کوئی کہتا ہے کہ تم نے یوں کر لیا تھا۔ کوئی کہتا تم نے یوں کر لیا تھا۔ کوئی کہتا ہے تم نے زیادہ فائدے اٹھائے تھے۔ اگر اس وقت محبت کے نتیجہ میں وہ فائدے برداشت ہو رہے تھے تو اب پھر ان پر اعتراض کا حق نہیں ہے اور اگر وہ ایسے فائدے تھے جو قابلِ اعتراض تھے تو لین دین کے حساب میں اس کو شامل ہو جانا چاہئے تھا مگر یہ تفصیلات میرے ذہن میں نہیں ہیں۔ میں تو صرف آپ کو مثالیں دے رہا ہوں کہ اس قسم کی باتوں میں (۔) بہت بڑے مصائب ہیں جو معاشرہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ لیکن جب اس سے آگے چلتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر بعض جھگڑالو لوگوں میں تقویٰ کی کمی ہے۔ بنیادی طور پر ان میں سچائی کی کمی ہے۔ کیونکہ اگر پورا تقویٰ موجود ہو اور سچائی کی عادت ہو تو کسی قسم کے اختلاف میں بھی تلخی نہیں ہو سکتی اگر ایسی غلطی صرف ایک فریق سے ہوتی ہے تو دوسرا فریق اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور بری الذمہ ہوگا۔ مگر بعض معاملات جو میرے سامنے آتے ہیں ان میں بدقسمتی سے اکثر دونوں طرف ہی تقویٰ کی کمی کے آثار ملتے ہیں اگر تو یہ صورتِ حال ہو کہ جماعت کے تمام جھگڑوں میں ایک فریق کلیۃً پاک و صاف ہو، متقی ہو، اور دوسرے فریق ہی کی وجہ سے ساری شرارت ہو۔ پھر کم سے کم اتنی تسلی تو ہو جاتی ہے کہ ہم میں سے نصف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک اور پاک ہیں لیکن اگر دوہری طرف بھی لالچ اور حرص و ہوا اور گندگی اور جھوٹ کی کچھ ملونی پائی جائے تو پھر ساری جماعت کے جھگڑے کرنے والوں کے اندر یہ بدبختی داخل سمجھی جائے گی یہ درست ہے کہ ایسے جھگڑے کرنے والے نسبتاً بہت کم ہیں۔ یہ درست ہے کہ جتنے جھگڑے کرنے والے ہیں ان میں سے سامنے صرف وہی آتے ہیں جن کے اختلاف اس حد تک آگے بڑھ چکے ہوتے ہیں۔ لیکن جتنے آتے ہیں ان کے اندر یہ منظر ہمیں ضرور ملتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وراثت کے جھگڑے ہوں، اشتراک کے جھگڑے ہوں، یہ جتنے بھی جھگڑے ہیں ان میں جیسا کہ میں (۔) واضح کیا تھا آپ کے لئے دو ہی طریقے ہیں یا تو عذابِ شدید اپنے لئے حاصل کر لیں اور یا مغفرت اور رضوان کی طرف قدم اٹھائیں۔ تیسری کوئی راہ قرآن کریم نے بیان نہیں کی۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ ان جھگڑوں کے نتیجے میں آپ کو کچھ حاصل ہو جائے گا۔ یا جھوٹ بولنے کے نتیجے میں یا چرب زبانی کے نتیجے میں کسی دوسرے کی جائیداد کا حق ایک فریق لے گا تو اس کے متعلق تو اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ (۔) وہ تو آگ کھاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک چربِ زبان شخص جھگڑے کو اس رنگ میں پیش کرتا ہے اور واقعات کی اس طرح تلبیس کر دیتا ہے کہ میں اس پیش کردہ صورت حال کے پیشِ نظر غاصب کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں اور مظلوم کا حق غاصب کو دلوا دیتا ہوں تو فرمایا وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلہ کے نتیجے میں اسے کوئی نعمت مل گئی ہے۔ اس فیصلہ کے نتیجہ وہ آگ خریدتا ہے اور آگ کا ٹکڑا اپنے پیٹ کے لئے پال رہا ہے۔ اس سے زیادہ اسے کچھ بھی نصیب نہیں ہوا۔

غرض امرِ واقعہ یہ ہے کہ قضا کا فیصلہ ہو یا ثالث کا فیصلہ ہو یہ بالکل ایک الگ چیز ہے۔ یہ طریقے تو نظام کے اندر آرڈر پیدا کرنے کے لئے ہیں تاکہ کسی طریق سے آخر جھگڑے نبٹیں اور سوسائٹی ہلکی پھلکی ہو کر آگے کی طرف بڑھنا شروع کرے لیکن ان فیصلوں کے باوجود یہ امر اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور عذاب کو مستلزم ہوتا ہے کہ ان جھگڑوں کے دوران بعض فریق نے جھوٹ بولا، بعض نے ظلم سے کام لیا، بعض نے تعدّی کی، بعض نے دست درازیاں کی ہیں اور اس کے نتیجہ میں سوسائٹی کو ایک دُکھ پہنچا ہے اور اگر ایسا کرنے والے اس چیز سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ آخرت میں ان کے لئے عذابِ شدید ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا۔ اس آخرت سے مراد اس دُنیا کا انجام بھی ہے کیونکہ آخرت کے محاورہ سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس دُنیا میں انسان جس انجام کو پہنچتا ہے۔ اس کے لئے بھی آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے اسی دُنیا میں بسنے والوں کے لئے بھی آخرین کا لفظ استعمال ہوا ہے اور دوسری دُنیا کے لئے آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

پس یہ جو خرابیاں ہیں اگر ان کی اصلاح نہ کی جائے تو سارے معاشرہ کو عذاب میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ آپ قتل و غارت کی جو خبریں سُنتے ہیں بعض زندہ لوگوں کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ جائیداد کے بعض جھگڑوں میں معصوم بچے ذبح کئے گئے اس لئے کہ وہ بڑے ہو کر جائیداد کا مطالبہ نہ کر سکیں اور پھر اس کے نتیجہ میں معاشرہ پر عائد ہونے والے دیگر مظالم اور انتقام در انتقام کی دیگر کارروائیوں کی وجہ سے بعض گھر کے گھر اجڑ گئے ہیں اور بڑے بڑے خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔ اور بعض علاقوں کے علاقے تباہ ہو چکے ہیں۔ ایک یہ عذاب شدید ہے جسے وہ دیکھتے ہیں۔

پھر اس قسم کی ناجائز کمائی کے ذریعہ روپیہ ہتھیانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کی زندگیاں چین میں نہیں کٹتیں۔ نہ ان کے مقدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان لکھا جاتا ہے۔ نہایت حسرت کی حالت میں ساری عمر کے جھگڑوں میں مبتلا ہو کر کوئی ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا ہو کر اور کوئی کسی اور طریق سے آخر مر جاتا ہے۔ کچھ حاصل بھی کر لے تو اس کو چین نصیب نہیں ہوتا۔ اس کے گھروں میں بیماریاں پڑ جاتی ہیں اور سو طریق پر اللہ تعالیٰ اس چین کو چھین لیتا ہے جسے وہ حاصل کرنے کے لئے جھوٹ میں مبتلا ہوتا ہے۔ کبر میں مبتلا ہوتا ہے۔ انانیت میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہزار قسم کی بدیوں کے نتیجہ میں وہ جھگڑے کرتا ہے اور آخر سب کچھ چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ابھی فیصلے نہیں بھی ہوئے ہوتے تو اس دُنیا سے رخصت ہو رہا ہوتا ہے اس وقت اسے پتہ چلتا ہے کہ میرا ہے ہی کچھ نہیں محض ایک تماشا تھا۔ میں نے چند دن شور شرابہ ڈالا ہے اور اب حسرتیں لئے، بیماریاں لئے، دکھ لئے، اور ایک جھگڑا کرنے والی اولاد پیچھے چھوڑتے ہوئے جو برکتوں سے محروم ہو چکی ہے۔ جو نیکیوں کی لذتوں سے ناآشنا ہو چکی ہے دُنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ میں یہ جھگڑے اور ذلالتیں اور یہ عذاب اپنی اولاد کو ورثہ میں دے کر اس دُنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اس سے زیادہ کچھ بھی اس کی زندگی کا ماحصل نہیں ہوتا۔ اور اس کے بعد جو دوسری آخرت آنے والی ہے۔ اس میں اور بھی شدید تر عذاب اس کے مقدر میں لکھا جاتا ہے۔"

(الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۸۲ء)

## قول سدید

دین حق کی یہ تعلیم ہے کہ ہمیشہ قول سدید ہونا چاہیئے کیونکہ بہت سے جھگڑے اور تفرقے قول سدید نہ ہونے سے ہی پیدا ہوتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون۔ سین

# بورس یلسن بھارت میں

روس کے صدر بورس یلسن نے بھارتی دورہ شروع کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک نیا سیاسی تعلق ہوگا جو روس اور بھارت کے درمیان قائم کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس میں اس قسم کے معاہدے شامل نہیں ہوں گے جیسے کہ پہلے سوویٹ یونین میں کئے گئے تھے۔ بورس یلسن کا استقبال بھارت کے صدر شنکر دیال شرما اور وزیر اعظم وی۔ پی نرسیما راؤ نے کیا۔ اس موقعہ پر کہا گیا کہ ہمارے تعلقات دوستانہ ہوں گے۔ اور ایک دوسرے کے فائدے کو مدنظر رکھا جائے گا۔ زیادہ تر اقتصادی باتوں پر آپس میں رابطے قائم کئے جائیں گے۔ بورس یلسن کے بھارت پہنچنے پر انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ انہوں نے بھارتی کیبنٹ کے اراکین سے مصافحہ کیا اور اسی طرح ان لوگوں سے جو سفارت خانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس موقعہ پر انہوں نے اختصار کے ساتھ صحافیوں سے بھی بات کی۔ بورس یلسن اپنی بیگم اور فرسٹ ڈپٹی پرائم منسٹر ولادمی میرشنیکو اور وزیر خارجہ اینڈریو کوزی ایک اور وزیر دفاع پاول گرد شیف کے ہمراہ تھے۔ ۱۹۷۱ء کے ایک معاہدے کی جگہ وہ ایک نئے دوستی کے معاہدے پر دستخط کریں گے جس میں امن وامان اور تعاون کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ صدر روس نے اس دورے میں مختلف مواقع پر اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ ہمارے آپس کے تعلقات کسی دوسرے ملک سے تعلقات خراب کرانے کا باعث نہیں ہوں گے نہ ان کا کسی اور ملک پر اثر پڑے گا۔ بلکہ دوسرے ممالک سے بھی ہمارے ویسے ہی اچھے تعلقات رہیں گے جیسے کہ پہلے ہیں یا جیسے کہ اب ہم بھارت کے ساتھ استوار کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ اگرچہ فوجی معاملات میں مداخلت تو نہیں ہوگی لیکن عام حالات میں فوجی تعاون کا امکان ہے۔ تجارت اور اقتصادیات کے رابطے بھی بڑھیں گے۔ اور اسی طرح سیاسی اور فوجی تعلقات بھی فروغ پائیں گے۔

## "سوویٹ یونین"

روس کی سپریم کورٹ نے اعلان کیا ہے کہ جن بارہ افراد نے سابق سوویٹ پریذیڈنٹ گورباچوف کی حکومت کا تختہ الٹنے کی اگست ۱۹۹۱ء میں کوشش کی تھی ان سب پر مقدمہ چلایا جا سکے گا۔ ان میں سابق سوویٹ کے نائب صدر بھی شامل ہیں اور اس وقت کے وزیر اعظم بھی۔ ان دونوں کو غداری کا ملزم قرار دیا گیا ہے اور اگر یہ الزام عدالت میں ثابت ہو جائے تو انہیں موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اس مقدمے کی کارروائی اپریل کی ۱۴ تاریخ کو شروع ہوگی۔ عدالت کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ ۱۲۰ گواہوں کو عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ ان گواہوں میں سابق صدر مسٹر میخائل گورباچوف بھی شامل ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ان تمام افراد کو جن پر مقدمہ چلایا جانا ہے۔ اب حراست سے آزاد کر دیا ہے۔ گویا کہ ان کی ضمانت ہوگئی ہے۔ لیکن مقدمہ کے لئے انہیں باقاعدگی کے ساتھ عدالت میں حاضر ہونا پڑے گا۔

## ملک بدر فلسطینی

اسرائیل کی ہائی کورٹ نے متفقہ طور پر گذشتہ جمعرات کے روز حکومت کے اس فیصلے کی حمایت کر دی جو اس نے ۴۱۵ فلسطینیوں کو لبنان کی طرف دھکیلنے کے سلسلے میں کیا ہے۔ ان فلسطینیوں کی اپیل مسترد کر دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ حکومت کے فیصلے کے چھ ہفتہ بعد کیا گیا ہے۔ یہ لوگ جنہیں اسرائیل سے نکالا گیا ہے۔ لبنان کی سرحد پر نو مین لینڈ میں باہر سردی بارش ہواؤں اور برف باری میں زندگی گذار رہے ہیں۔ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ وہ اسرائیل پر پابندیاں لگانے پر غور کر رہا ہے لیکن اقوام متحدہ میں اسرائیلی سفیر نے کہا ہے کہ امید ہے امریکہ ایسا نہیں ہونے دے گا۔ ہائی کورٹ کے چیف جج نے اپنے فیصلے میں یہ لکھا کہ ہم تمام اپیلوں کو مسترد کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی کہا تھا کہ اسرائیل اپنے اس فیصلے کو واپس لے لیکن اسرائیل بار بار کہہ چکا ہے کہ وہ اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار نہیں۔

## ایم کیو ایم

ایم کیو ایم کے ریٹائرڈ سربراہ الطاف حسین نے کراچی کے تمام سیکٹر انچارجوں سے کہا ہے اور اسی طرح حیدر آباد کے بھی کہ وہ ایم کیو ایم کے چیئرمین عظیم احمد طارق کے ساتھ مل جائیں۔ سینیٹر اشتیاق اظہر نے گذشتہ روز بتایا کہ الطاف حسین نے اپنے تمام آدمیوں کو کہا ہے کہ وہ مجھ سے رابطہ رکھیں کہ وہ جلد ہی واپسی کا فیصلہ کرنے والے ہیں تا کہ وہ عملی سیاست میں دوبارہ واپس آسکیں۔ الطاف حسین نے عظیم احمد طارق اور دیگر ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو جو حال ہی میں ظاہر ہوئے ہیں یہ ہدایت دی تھی کہ پندرہ دن کے اندر اندر وہ حکام کو اس بات پر مائل کریں کہ ایم کیو ایم کے جو کارکن حراست میں ہیں انہیں چھوڑا جائے۔ اگرچہ ایک ہفتہ گذر گیا ہے اور اس کے بعد آئندہ ایک ہفتے میں الطاف حسین اس بات کا اعلان کریں گے کہ جو معاہدہ سابق میئر فاروق ستار کے ذریعے کیا گیا تھا منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور وہ ایک دفعہ پھر عملی سیاست میں واپس آگئے ہیں۔ یہ ساری بات سینیٹر اشتیاق اظہر نے بتائی ہے۔ سینیٹر اشتیاق اظہر نے ایک تحریری بیان میں سندھ کی حکومت کی مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنے معصوم شہریوں کی حیدر آباد میں حفاظت نہ کر سکی۔ یہاں بم کے ذریعے تقریباً ۵۰ افراد ہلاک ہوگئے ہیں ان کے کہنے کے مطابق۔ انہوں نے مزید کہا کہ سندھ میں آپریشن کو سات مہینے ہو گئے ہیں۔ صرف مہاجروں کی اصل نمائندہ تنظیموں کو انتہائی جابرانہ طاقت کے ساتھ فتح کیا جا سکا ہے اور ان کے سینکڑوں افراد کو حراست میں لیا گیا ہے اور انہیں تکلیفیں دی گئی ہیں۔ مسٹر اشتیاق اظہر نے کہا کہ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی انسانی حقوق کے متعلق جو رپورٹ سامنے آئی ہے وہ ہماری بات کی پوری طرح تائید کرتی ہے۔

## بابری مسجد / حلف نامہ

بھارت کے وزیر اعظم نے کئی دفعہ کہا ہے کہ وہ بابری مسجد کی جگہ پر دوبارہ مسجد تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن اب بابری مسجد موومنٹ کو آرڈی نیشن کمیٹی نے اس بات کا تقاضا کیا ہے کہ بھارت کے وزیر اعظم ملک کی سب سے بڑی عدالت میں ایک حلف نامہ پیش کریں کہ وہ بابری مسجد کی جگہ مسجد دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ بات انہیں کمیٹی نے اپنے ایک خط میں کہی ہے۔ کمیٹی اس خیال سے پریشان ہے کہ جن متشدد ہندوؤں نے مسجد کو گرا دیا ہے وہ اب دوبارہ مسجد بننے نہیں دیں گے۔ اور ان کا خیال ہے کہ وزیر اعظم محض وقت گذارنے کے لئے یہ وعدے کرتے چلے جا رہے ہیں کہ وہاں ایک مسجد اور ایک مندر بنا دئے جائیں گے اگرچہ یہ بات بھی مسلمانوں کو منظور نہیں ہے کہ مسجد کے ساتھ ہی ایک مندر بھی بنا دیا جائے۔ عدالت سے بھی یہ کہا جاتا رہا ہے کہ وہ از خود یہ فیصلہ کرے کہ حکومت کو وہاں پر مندر کی جگہ مسجد بنا دینی چاہیئے لیکن عدالت نے اس بات کو مسترد کر دیا ہے اور بار بار کہا ہے کہ یہ عدالت کا کام نہیں کہ از خود ایسے فیصلے کرے۔

## سٹیل مل

بتایا گیا ہے کہ قومی اسمبلی نے سٹیل مل کے خورد برد کے معاملات پر غور کرنے کے لئے اور اس کے ذمہ دار افراد کو موردِ الزام ٹھہرانے کے لئے سنجیدگی سے غور کیا ہے اور ایک محکمانہ انکوائری کے لئے کمیٹی مقرر کر دی ہے یہ کمیٹی تمام معاملات پر غور کر کے قومی اسمبلی کو اس سلسلے میں رپورٹ پیش کرے گی کہ کہاں کہاں اور کس کس طرح سے اور کس کس سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ اس کمیٹی میں فنانس ڈویژن کے اعلیٰ افسر اور محکمہ آڈٹ کے اور سٹیل مل کے افسران شامل ہیں اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (قومی اسمبلی) نے یہ ہدایت دی ہے کہ جہاں بھی روپے کی خورد برد کا کیس سامنے آئے اسے انفرادی طور پر خوب کھنگالا جائے اور غیر ذمہ دارانہ کارکردگی کی وجہ سے جو نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ ان کی نشاندہی کی جائے۔ یہ ساری بات کمیٹی نے ایک

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

# امریکہ کے نئے صدر۔ بل کلنٹن

۲۰ جنوری ۱۹۹۳ء کو امریکہ کے وائٹ ہاؤس کے مکین تبدیل ہوئے ہیں۔ ۶۷ سالہ جارج بش یہاں چار برس گزارنے کے بعد رخصت ہوئے اور ۴۶ سالہ بل کلنٹن نے ۴۲ ویں صدر کی حیثیت سے ان کی جگہ لی۔ اور یوں چار روزہ پرجوش تقریبات اور گہما گہمی کے بعد انہوں نے صدارت کی ذمہ داری سنبھالی۔ اپنا عہدہ سنبھالنے سے ایک روز قبل بل کلنٹن اور ان کے اہل خانہ نے چرچ میں جاکر عبادت کی سبکدوش ہونے والے صدر بش نئے وائٹ ہاؤس میں ان سے الوداعی ملاقات کی۔ رابرٹ جان کینیڈی کے بعد جو ۱۹۶۰ء میں امریکہ کے صدر منتخب ہوئے تھے بل کلنٹن سب سے کم عمر صدر ہیں۔ گذشتہ ۱۲ سال کے دوران یہ پہلا موقع ہے کہ ڈیموکریٹک پارٹی نے وائٹ ہاؤس کا کنٹرول سنبھالا ہے اس موقع پر دارالحکومت میں جشن کا سماں تھا۔ وائٹ ہاؤس کے سامنے اس موقع پر ایک روائتی پریڈ منعقد ہوئی جس میں امریکہ کی تمام ریاستوں نے حصہ لیا نیز صدر کلنٹن کے آبائی شہر ہوپ کے ہائی سکول کے ایک بینڈ نے بھی اس میں شرکت کی۔ صدر کلنٹن سے پہلے نائب صدر الگور نے بھی حلف اٹھایا، تقریب حلف وفاداری کے وقت بل کلنٹن بے حد خوش تھے۔ حلف کے الفاظ جو امریکی آئین میں لکھے ہیں حسب ذیل ہیں:۔

"میں اس بات کا نہایت پختگی سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں امریکہ کے صدر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو وفاداری سے نبھاؤں گا اور اپنی بہترین صلاحیتوں کو امریکی آئین کو برقرار رکھنے۔ اسے قائم رکھنے اور اس کی مدافعت کرنے میں صرف کروں گا۔"

گذشتہ سال نومبر ۱۹۹۲ء کو اپنے ملک کا ۴۲ واں صدر چننے کیلئے ۱۱ کروڑ سے زائد امریکیوں نے ووٹ ڈالے تھے اس انتخابی معرکہ میں بل کلنٹن نے اپنے مدمقابل ری پبلکن امیدوار (امریکہ کے سبکدوش ہونے والے صدر) جارج بش کو بھاری اکثریت سے شکست دی تھی۔

اب امریکہ میں حالیہ انتقال اقتدار کے موقع پر نئے صدر کے لئے افتتاحی تقاریب کے انعقاد پر ۷۰ کروڑ روپے سے زائد رقم خرچ کی گئی۔ اس سے قبل صدر بش کو اقتدار کی منتقلی پر افتتاحی تقاریب ۵ روز تک جاری رہیں جن پر ۵ کروڑ خرچ ہوئے تھے۔

موجودہ تقاریب نے گذشتہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں ان تقاریب میں میوزک کا زیادہ عمل دخل رہا۔ کیونکہ بل کلنٹن بذات خود ایک اچھے خاصے موسیقار ہیں۔

امریکہ کے ۴۲ ویں منتخب صدر جناب بل کلنٹن ۱۹۴۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷۴ء میں سیاسی کیریئر کا آغاز کیا۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی سے بین الاقوامی "تعلقات" کے مضمون میں گریجوٹیشن کی۔ اس کے بعد دو سال کے سکالر شپ پر آکسفورڈ چلے گئے۔ ییل یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ اور ارکنساس میں وکالت کے ساتھ ساتھ ارکنساس یونیورسٹی میں قانون کی تعلیم بھی دیتے رہے۔ ۱۹۷۶ء میں وہ ارکنساس کے اٹارنی جنرل مقرر ہوئے ۱۹۷۸ء میں جب وہ ۳۲ برس کے تھے۔ ارکنساس کے گورنر منتخب ہوئے اور پھر اس عہدۂ جلیلہ پر مسلسل پانچ مرتبہ منتخب ہوتے رہے۔ ییل یونیورسٹی کے زمانہ میں انہوں نے اپنی ایک کلاس فیلو "ہلیری روڈم" سے شادی کی۔ جو ایک معروف قانون دان بھی ہیں اور جن کے بطن سے ان کی ایک بارہ سالہ بیٹی چیلسی ہے۔ جناب بل کلنٹن کی والدہ ورجینیا کا کہنا ہے کہ میرا بیٹا پیدائشی طور پر بادشاہ تھا۔ میں اکثر کلنٹن کے بارے میں سوچا کرتی تھی کہ یہ بڑا ہو کر امریکہ کا صدر بنے گا۔ جب یہ حلف اٹھا رہا تھا تو اس کا باپ مجھے شدت سے یاد آرہا تھا اور میں سوچ رہی تھی کہ کاش آج اس کا والد زندہ ہوتا تو کتنا خوش ہوتا۔

کلنٹن کی والدہ اپنے چوتھے شوہر کے ساتھ ارکنساس میں ایک خوبصورت بنگلے میں رہائش رکھتی ہیں۔ وہ ایک ہسپتال میں نرس کے طور پر کام کرتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ کلنٹن کے والد کے انتقال کے بعد میں نے اسے اپنے ماں باپ کے ساتھ رکھا۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے تھے کہ میں ٹرین سے سفر کرکے کلنٹن سے مل سکوں۔ میں بڑی مشکل سے پیسے اکٹھے کرکے پہلے دو سال میں صرف دو دفعہ کلنٹن سے مل پائی۔ آج مجھے اپنے بیٹے پر فخر ہے۔

بل کلنٹن کی پیدائش سے قبل اس کا باپ ایک حادثے میں ہلاک ہوگیا تھا۔ سات سال کی عمر تک اس کے دادا نے اس کی پرورش کی۔ بعدازاں اس کی ماں نے روجر کلنٹن سے شادی کی۔ بل کلنٹن اپنے سوتیلے باپ سے محبت کرتا رہا۔ اس نے اس کا نام بھی اختیار کیا۔

کلنٹن کا کہنا ہے کہ میرا بچپن ایسی مشکلات میں گزرا ہے کہ میں بظاہر مسکراتا تھا لیکن میں اپنی تکلیف کسی پر ظاہر بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کوئی ایسا تھا ہی نہیں جس سے میں اپنے دل کی بات کر سکوں۔

میرا سوتیلا باپ مجھ سے محبت کرتا تھا اور میں بھی اس سے حقیقی محبت کرتا تھا لیکن وہ ایسا شخص نہیں تھا جو کھل کر مجھ سے باتیں کر سکے۔ جب وہ بستر مرگ پر تھا تو میں ۲۶۶ میل دور سے ہر ویک اینڈ پر اسے دیکھنے جاتا تھا۔ تب وہ وقت تھا جب میرا باپ کھل کر مجھ سے باتیں کیا کرتا تھا وہ کینسر کا مریض تھا۔ حلف اٹھانے کے بعد بل کلنٹن نے کہا کہ وقت کی فوری ضرورت ہے کہ ہم دوست بنائیں دشمن نہیں۔ انہوں نے امریکیوں پر زور دیا کہ وہ تبدیلی کو خوش آمدید کہیں اور امریکہ کی بہتری کے لئے قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوجائیں۔"

صدر کا عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد صدر بل کلنٹن نے اپنی بیوی ہلیری کو خصوصی صحت کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا ہے جو ملکی نظام میں ممکنہ اصلاحات کا جائزہ لے گی۔ حالیہ برسوں میں کسی امریکی صدر کی بیگم کو کوئی اہم ذمہ داری ملنے کا یہ پہلا موقع ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ ان کی اعلیٰ تعلیم یافتہ بیگم کسی بھی دوسرے شخص سے بہتر انتظامیہ اور قائدانہ صلاحیتوں کی مالک ہے۔ بیگم کلنٹن کو اس ذمہ داری کا معاوضہ نہیں ملے گا۔ کیونکہ امریکی قانون کے مطابق صدر امریکہ کو اختیار نہیں کہ وہ کسی بھی قریبی عزیز کو تنخواہ دار سرکاری عہدے پر فائز کر سکے۔

ہلیری کلنٹن ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو شکاگو میں پیدا ہوئیں اس نے امریکی عوام میں نمایاں مقام حاصل کرنے کے لئے خاصی جدوجہد کی ہے۔ مستقبل کی خاتون اول پبلک میں بولنے اور بڑے بڑے اجتماعات کو متاثر کرنے کا فن جانتی ہیں۔ اور تنقید کا سامنا کر سکتی ہیں۔ امریکی صدر کی بیگم جو معروف وکیل ہیں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کی پالیسیوں پر بہت زیادہ اثر انداز ہوں گی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہلیری کلنٹن فلپائن کی سابق خاتون اول امیلڈا مارکوس کے مشابہ ہیں کیونکہ وہ بھی شوہر کی پالیسیوں پر براہ راست اثر انداز ہوتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ نئی خاتون اول نے سابق خواتین اول کے بارے میں بہت تحقیق کی ہے کیونکہ وہ جاننا چاہتی ہیں کہ وہ ان غلطیوں سے بچیں جو ان سے پہلے خواتین کر چکی ہیں۔

حلف برداری کی تقریبات میں قریباً دو لاکھ افراد نے شرکت کی۔ دنیا بھر میں کروڑوں افراد نے حلف برداری کی تقریب ٹیلی ویژن پر بھی دیکھی۔ عالمی مبصرین نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ بل کلنٹن نے مختلف شکوک و شبہات کی فضا میں حلف اٹھایا ہے۔ انہیں خلیج کے علاقے کے بارے میں اہم فیصلے کرنے ہوں گے۔ انہوں نے بجٹ کے خسارہ میں نصف کمی اور درمیانی طبقہ کے امریکی شہریوں کے لئے ٹیکسوں میں کمی کرنے کے وعدے کر رکھے ہیں۔ امریکہ کے صدر کی حیثیت سے حلف اٹھاتے ہی بل کلنٹن کو اپنی زندگی کے سخت ترین چیلنج کا سامنا ہوا ہے۔ صدر کا عہدہ ان کی صلاحیتوں کے لئے ایک کڑی آزمائش ہوگا۔ کیونکہ سابق صدر بش ان کے لئے مشکل مسائل چھوڑ کر گئے ہیں۔ مبصرین کی رائے میں نئی امریکی انتظامیہ سے یہ توقع رکھنا عبث ہے کہ امریکہ کی پاکستان بھارت۔ فلسطین۔ عراق۔ اسرائیل لیبیا اور بوسنیا سے متعلق پالیسیوں میں کوئی تبدیلی آسکے گی۔ کیونکہ سوویت یونین کے سقوط کے بعد حالات بے حد مختلف ہوگئے ہیں۔

مختلف ممالک کے سربراہوں نے بل کلنٹن کو مبارکباد کے پیغام ارسال کئے۔ صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے اپنے مبارکباد کے پیغام میں کہا کہ پاکستانی عوام اور حکومت کو امید ہے کہ آپ کی باصلاحیت قیادت پر امریکی قوم بجا طور پر فخر کرے گی۔ آپ کے انقلابی پروگرام کی روشنی میں ہمیں امید ہے کہ دنیا میں امن اور انصاف کے فروغ کے لئے امریکہ نہایت مؤثر کردار ادا کرے گا۔

پاکستان امریکہ کے ساتھ قریبی دوستانہ تعلقات کو نہایت اہمیت دیتا ہے وزیراعظم نواز شریف نے اپنے تہنیتی پیغام میں کہا ہے کہ پاکستان کے عوام اور حکومت کی خواہش ہے کہ آپ کی قیادت میں امریکہ دنیا بھر میں قیام امن اور حقوق انسانی کے تحفظ کیلئے مؤثر کردار ادا کرے۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے بل کلنٹن کو امریکہ کے صدر کا عہدہ سنبھالنے پر اپنے مبارکباد کے پیغام میں عالمی دفاع اور انسانی حقوق اور جمہوریت پر عمل درآمد کے سلسلے میں صدر بل کلنٹن کی تعریف کی ہے اور اپنے پیغام میں پاکستان کی امداد کی بحالی کی استدعا کی ہے۔ اور اس کے حق میں دلائل دیئے ہیں۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آپ کا خط ملا

**مکرمہ آمنہ بشریٰ صاحبہ بیگم محترم مولانا نذیر احمد صاحب بشیر دارالرحمت غربی ربوہ سے لکھتی ہیں:**

دو تین دن ہوئے غالباً محترم و مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کا خط اخبار الفضل میں خبروں کے بارہ میں تھا کہ تاخیر سے چھپتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کبھی ایسا ہوا ہو گا جس سے انہیں غلط فہمی ہوئی۔ ورنہ میرا تو روزانہ کا اپنا اندازہ تو یہی ہے کہ اخبار الفضل میں جو خبریں آتی ہیں وہ براہِ راست تو کہیں سے حاصل نہیں کی ہوتیں۔ روزانہ اخباروں سے منتخب کی ہوتی ہیں جو اختصار سے شائع کی جاتی ہیں۔ میں ہر روز پڑھتی ہوں قریباً اس دن کی اخباروں سے ہی ہوتی ہیں۔ جس دن الفضل شائع ہوتا ہے اور اگلے دن اخبار قارئین کو مل جاتا ہے اس لئے عموماً تازہ خبریں ہی ہوتی ہیں۔

۱۔ اب ایک بات کی طرف آپ کو توجہ دلاتی ہوں کچھ عرصہ ہوا۔ آپ نے مِن و عَن کی تصحیح فرمائی تھی مگر شاید سہو کتابت سے مِن پر شد ڈالی گئی۔ اور پھر اردو کے معنوں کے لحاظ سے "سے" کی وجہ سے یہ محاورہ بنا لیا ہے ورنہ عربی میں دونوں کے استعمال کے وقت فرق ہوتا ہے

۲۔ ایک بات میں نے کچھ عرصہ پہلے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ الفضل میں ایک فقرہ "اقدام اٹھایا" تھا۔ اقدام چونکہ پیش رفت یا کارروائی کے لئے آتا ہے۔ اس لئے "یہ اقدام کیا" ہونا چاہیئے اور اگر قدم کا لفظ ہو تو پھر قدم اٹھایا ٹھیک ہو گا۔

۳۔ کچھ دن پہلے اصلاح و ارشاد کے دفتر کی طرف سے رمضان المبارک میں حفاظ کے لئے اعلان تھا اس میں شروع میں عنوان میں بھی اور پھر اگلی عبارت میں دو تین بار صیّام یعنی شد سے لکھا گیا۔ صیام ہونا چاہیئے۔

۴۔ ایک اور بات جو میرے دل میں کھٹکتی ہے وہ کما حقّہ میں ق کا مفتوح ہونا ہے۔ کیونکہ میں اسے اب تک کما حقُّہ پڑھتی اور سمجھتی رہی یعنی ق کو مرفوع۔ شاید میں غلط پڑھتی رہی اور کوئی نحوی توجیہہ ہو جو میرے ذہن میں نہیں۔ از راہ کرم آپ اس پر روشنی ڈالیئے۔ اور میرے خط میں جو غلطیاں یا غیر مناسب الفاظ ہوں بے شک ان کی تصحیح فرمائیں۔

---

ہم آپ کے ممنون ہیں کبھی کبھی یاد فرماتی رہیں۔ حقہ میں ق مرفوع ہی ہے۔ الفضل کا ۱۸۔ جنوری ۹۳ء کا شمارہ دیکھیں (ص۱)۔

---

ملک عنایت اللہ

## ایک چھوٹی سی بات

رات کی تاریکی میں آپ کا بیرونی دروازہ بند ہے۔ کال بیل یا آواز آتی ہے کہ دروازہ کھولیں۔ بغیر تصدیق اور پہچان کے دروازہ مت کھولیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی تخریب کار تخریب کی غرض سے آیا ہو۔

پچھلے ماہ پشاور روڈ راولپنڈی میں ہماری ایک معزز خاتون کو ملزم نے آواز دی کہ دروازہ کھولو۔ معزز خاتون نے بغیر تصدیق دروازہ کھول دیا۔ مجرم نے دو گولیاں چلائیں جو اُن کی ٹانگوں میں لگیں۔ خدا کا فضل ہوا کہ بر وقت ڈاکٹری امداد مل گئی۔ اب وہ رو بصحت ہیں۔

---

## مختصرات

**مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ کراچی لکھتے ہیں۔**

مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر ثانی صاحب ایڈیٹر مصباح کی وفات کی خبر سن کر بے حد افسوس ہوا۔ میں نے آپ کے ساتھ آٹھ سال گذارے وہ جامعہ میں تعلیم کے دوران میرے ہم مکتب تھے۔ ان کا شمار ذہین لائق اور محنتی طلباء میں ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اچھی قوت حافظہ سے بھی نوازا ہوا تھا۔ تحریر و تقریر میں اچھا ملکہ رکھتے تھے نہایت خوش طبع ہنس مکھ اور دوست نواز تھے۔

اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضلوں کی چادر میں لپیٹ لے اور درجات بلند کرے۔

---

بقیہ ص ۵

دنیا کے مختلف ممالک کے لیڈروں نے بل کلنٹن کی صدر کی حیثیت سے حلف اٹھانے کے موقع پر اپنے ردّ عمل کا اظہار کیا ہے۔ برطانیہ کے وزیرِ اعظم جان میجر نے کہا ہے کہ وہ کلنٹن کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں۔

ایرانی حکام نے اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ باہمی تعلقات بہتر بنانے اور کشیدگی ختم کرنے کے خواہاں ہیں۔ اور اگر امریکہ نے ایران کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور خیر سگالی کے جذبہ کا اظہار کیا تو ایران بھی اسی جذبہ کا اظہار کرے گا۔

کویت میں بل کلنٹن کی آمد پر خوشی اور صدر بش کی روانگی پر دکھ کا اظہار کیا جا رہا ہے گھروں کی کھڑکیوں پر اب بھی اس قسم کی شرٹ لٹکی نظر آتی ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے "بش مجھے آپ سے پیار ہے"۔

تنظیم آزادی فلسطین کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ بل کلنٹن کو فلسطینیوں کے ساتھ بات چیت کرنی چاہیئے اور ملک بدر کئے جانے والے فلسطینیوں کو واپس لینے کے لئے اسرائیل پر دباؤ ڈالنا چاہیئے۔

پوپ جان پال نے کہا ہے کہ کلنٹن دنیا میں امن اور انسانی بھلائی کے لئے کام کریں۔

سابق سوویت صدر میخائل گورباچوف نے بل کلنٹن کی طرف سے صدر بش کی غیر ملکی پالیسیوں کی اندھا دھند تقلید کو غیر دانشمندانہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کلنٹن کو دنیا کی نام نہاد تھانیداری سے اجتناب کرنا چاہیئے اور تمام بین الاقوامی مسائل کو پر امن اور بہتر طور پر حل کرنے کے لئے اپنے نقطۂ نظر میں تبدیلی لانی چاہیئے

عراق کے خلاف امریکی جارحیت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ صدر صدام حسین نے بعض جذباتی اور غلط اقدام اٹھائے اور ان کا تدارک بھی لازمی تھا۔ مگر امریکہ کو چاہیئے تھا کہ وہ چند اتحادیوں کو ساتھ لینے کی بجائے عالمی برادری کے باہم مشورے سے اس کا کوئی حل تلاش کرتے۔

امریکی نو منتخب صدر نے عراق اور فلسطین کے بارے میں پالیسی واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی طرف سے تعمیری مذاکرات کی پیشکش کے باوجود ہم سابقہ پالیسی پر عمل درآمد جاری رکھیں گے نیز یہ کہ بوسنیا میں قیام امن کے سلسلے میں اقوام متحدہ اور یورپی ممالک کی کوششوں کی حمایت کرتے رہیں گے۔ بی بی سی نے کلنٹن کے اقتدار سنبھالنے کے موقع پر ایک تبصرے میں واضح کیا ہے کہ پاکستان کے بارے میں نئی امریکی حکومت کے رویے میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئے گی۔ تاہم واشنگٹن میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کلنٹن حکومت پاکستان سے تعلقات مزید مستحکم کرنا چاہتی ہے۔

حکومت پاکستان اور نئی امریکی انتظامیہ کے مابین بات چیت کے لئے کوششیں تیز تر کر دی گئی ہیں۔ پاکستان کی امریکہ میں متعیّن سفیر عابدہ حسین کو حکومت نے اس سلسلہ میں خصوصی ہدایات دی ہیں۔ وزارت خارجہ اور پاکستانی سفیر نے کلنٹن انتظامیہ سے بات چیت اور مختلف امور پر پاکستان کا موقف واضح کرنے کا کام شروع کر دیا ہے تاکہ امریکی الزامات اور امریکہ کی پاکستان سے متعلق یکطرفہ تشویش پر انہیں پاکستان کے مؤقف سے بھی آگاہ کیا جا رہا ہے۔

پاکستانی حکومت اور نئی امریکی حکومت کے ساتھ مختلف عالمی امور کے علاوہ پاک امریکی دوستی میں سرگرمی پیدا کرنے کے لئے بھی فضا سازگار کی جا رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں پاکستانی سفارت کاروں کا امریکہ کی نئی انتظامیہ سے مسلسل رابطہ ہے۔

---

اہلِ دل اعتبار کرتے ہیں
ہاں، مگر ایک بار کرتے ہیں

جان سے بھی عزیز رکھتے ہیں
ہم جسے دل سے پیار کرتے ہیں

جو ہمیں دل سے کھیلنا چاہیں
وہ ہمیں سے اُدھار کرتے ہیں

اب بھی اکثر اُداس شاموں میں
ہم ترا انتظار کرتے ہیں

ہم جسے "جان" کا لقب دے دیں
جان اُس پر نثار کرتے ہیں

جس عقیدے کو میر کفر کہے
ہم اسے اختیار کرتے ہیں

یاد کے خشک پیڑ کو آصف
کچھ "حسیں" سایہ دار کرتے ہیں

آصف محمود باسط

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عامر جاوید ابن ناصر احمد
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

فرخ شہزاد ابن محمد اقبال
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

جو دوست وقفِ نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کروانا چاہتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔
(ادارہ)

عدنان احمد ابن اقبال احمد
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

عامر فاروق ابن فاروق احمد
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

تبرّ علی ابن رحمت علی
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

آسیہ پروین بنت خالد حیات
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

لبنیٰ شہزادی بنت رحمت علی
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

نجیب اللہ ابن امان اللہ
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

شفیق احمد ابن محمد اعظم
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

زاہد کوثر بنت کوثر احمد
چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ

عامر شہزاد ابن محمد یعقوب
چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ

بینش اظہر بنت محمد اظہر مشتاق
عادل گڑھ وزیر آباد

عدیل احمد رضا ابن وکیل احمد
گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

ثمین انعم بنت محمد حنیف
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

عدیل احمد ابن محمد انور صاحب
کھیوالی ضلع گوجرانوالہ

اخلاق احمد ابن منور حسین
کھیوالی ضلع گوجرانوالہ

عبدالسلام ابن مبارک احمد بٹ
وزیر آباد

وجاہت احمد ابن بشارت احمد
ڈھونیکی ضلع گوجرانوالہ

مہوش جمیل بنت جمیل احمد
چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ

وقاص احمد ابن میاں وسیم احمد
وزیر آباد

وقاص علی حیدر ابن واحد احمد
کوٹ عنایت خاں ضلع گوجرانوالہ

ربیب احمد ابن محمد حنیف
قلعہ سنگھیاں وزیر آباد

اسماء نذیر بنت نذیر احمد
قلعہ سنگھیاں وزیر آباد

## بقیہ: صـ ۴

پرلیس ریلیز میں بتائی ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا یہ خیال ہے کہ مل کے بعض افسروں کے غیر ذمہ دار رویے نے مل کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔ البتہ اس بات کو خاص طور پر سراہا گیا ہے کہ اب مل نے منافع کمانا شروع کر دیا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ انتظامیہ نے کچھ نئے اقدامات تجویز کئے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

ربوہ: ۷ فروری۔ سردی مسلسل کم ہو رہی ہے۔ تیز دھوپ نکل رہی ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کے بیان پر سپریم کورٹ نے کارروائی کرتے ہوئے اٹارنی جنرل سے رپورٹ طلب کر لی ہے۔ جنرل اسلم بیگ نے کہا تھا کہ جونیجو حکومت کی بحالی کے بارے میں فیصلہ انہوں نے رکوایا تھا۔

○ سینیٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے اس امر کی سختی سے تردید کی ہے کہ وہ ۱۹۸۵ء میں اسمبلی کی بحالی کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کا فیصلہ رکوانے کے لئے اس وقت کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کا پیغام لے کر سپریم کورٹ گئے تھے۔

○ جنرل بیگ کے بیان کو قومی اسمبلی میں زیر بحث لانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ مسلم لیگ کے صدر اور سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں فوری توجہ کے نوٹس کے تحت زیر بحث لانے کی ہدایت کی ہے۔

○ جنرل بیگ کے متنازعہ بیان کو وفاقی وزیر قانون نے قابل مذمت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے قانونی پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ تاہم بعض ماہرین قانون نے کہا ہے کہ جنرل بیگ اپنی رائے سپریم کورٹ کو دے سکتے تھے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خاوند مسٹر آصف زرداری کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ مسٹر آصف زرداری کے خلاف ۱۳ مقدمات درج کئے گئے تھے جن میں سے ۱۰ میں وہ بری ہو چکے ہیں وہ تقریباً دو سال قید رہے۔

○ مسٹر آصف علی زرداری نے رہائی کے بعد کہا ہے کہ میری رہائی پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور پیپلز پارٹی کی کاز کی اخلاقی فتح ہے۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی بہت بڑی تعداد جلوس کی شکل میں ہسپتال پہنچی۔ مسٹر زرداری نے کہا کہ وہ اہلیہ سے ملنے کے لئے لندن جائیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے جج صاحبان نے کہا ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کہ انہوں نے جونیجو حکومت کی بحالی کی درخواست پر کوئی دباؤ قبول کیا ایسا کوئی پیغام بھیجا ہی نہیں گیا۔

○ جنرل بیگ نے وسیم سجاد کے ذریعے سپریم کورٹ کو پیغام بھیجنے پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک میں انصاف کا وہ حال ہے کہ معاشرے کا بچنا ممکن نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ملک سے ناانصافی کا خاتمہ میرا مشن ہے انہوں نے کہا کہ بھرے بازار میں قتل ہو جانے والے کے ورثاء انصاف نہ حاصل کر سکیں تو معاشرہ کیسے بچ سکتا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کوئی بھی طاقت مسئلہ کشمیر کو حل ہونے سے نہیں روک سکتی۔ یہ جدوجہد لازماً کامیاب ہو گی۔ چاہے آج ہو یا کل۔ انہوں نے کہا کہ بھارت باتوں کی حد تک پاکستان سے بہتر تعلقات کا خواہاں ہے مگر عملاً ایسا نہیں ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ نیا عالمی نظام اقتصادی ترقی کا نظام ہے جس پر تیسری دنیا کے مستقبل کا دارومدار ہے۔ علاقائی تعاون کی تنظیم "ایکو" اس میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی میں خفیہ ایجنسیوں کے آدمی گھس گئے ہیں۔ خفیہ ایجنسیوں نے بعض سیاستدانوں کو اپنا آلہ کار بنا رکھا ہے۔

○ سلامتی کونسل نے عراق کویت کی سرحد پر نگران فوج میں اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ نگران فوج کو طاقت استعمال کرنے کی بھی اجازت ہو گی۔

○ بھارت کے ٹی وی اور ریڈیو کے ملازمین نے ہڑتال کر دی ہے۔ اس سے نشریات بند ہو گئی ہیں۔

○ انگولا کے دارالحکومت میں ۵۰ باغی ٹھکانے لگا دیئے گئے ملک کے وسطی قصبے میں فوج نے یونیٹا باغیوں کے ہیڈ کوارٹر پر بھی قبضہ کر لیا۔

○ مختلف ممالک میں امریکی سفارتی مراکز کی تعداد کم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ بھارتی پنجاب میں علیحدگی پسند سکھوں اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان تصادم میں ۳ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ بوسنیا کے مسئلے کو حل کرنے کیلئے امریکہ کو روس کی حمایت درکار ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے اس عہد کو دوہرایا ہے کہ وہ فوج کو سیاست سے قطعی پاک رکھیں گے۔

○ جماعت اسلامی کے زیر اہتمام کل جماعتی کشمیر کانفرنس میں ۴۲ دینی و سیاسی جماعتوں کے ۷۰ لیڈروں نے کشمیریوں کے لئے جدوجہد کرنے پر اتفاق کیا۔ اس کانفرنس میں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے کشمیریوں پر مظالم کی دستاویزی فلم دیکھ کر کانفرنس کے شرکاء رو پڑے۔ کانفرنس میں مسلمان آزادی پسند ممالک سے کہا گیا کہ وہ بھارت کے ساتھ سفارتی اور تجارتی روابط توڑ لیں۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کے حساس علاقوں میں مداخلت کر رہا ہے۔ اس مداخلت کے واضح ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں جو ہم مناسب وقت پر پیش کریں گے۔

○ جنرل اسلم بیگ نے کہا ہے کہ میں توہین عدالت کے مقدمے کے لئے تیار ہوں وقت پڑنے پر پورے حقائق سامنے لاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ میرے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ قائم کرنے کی باتیں کر رہے ہیں ان سے پوچھئے کہ انہوں نے پہلے مقدمہ کیوں قائم نہیں کیا جب یہ واقعہ ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو پوری بات کا علم نہیں اس لئے وہ ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہیں ابھی تو میں نے تھوڑی سی بات بتائی ہے ابھی اور بہت سی باتیں ہیں۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ نے کہا ہے کہ صدر غلام اسحٰق خان جمہوریت کا ستون ہیں ان کا دوبارہ صدر بننا قومی مفاد میں ہو گا۔

○ خیال کیا جا رہا ہے صدارتی انتخاب میں مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو کی حمایت صدر اسحٰق کو حاصل ہو گی۔

○ عوامی نیشنل پارٹی نے صدارتی امیدوار کی حمایت کے لئے تین شرائط پیش کر دی ہیں۔ وزیر اعظم کے اختیارات بڑھانے کے لئے آٹھویں ترمیم کی کچھ شقوں کا خاتمہ کیا جائے۔ کالا باغ ڈیم نہ بنایا جائے اور واپڈا کو پرائیویٹائز نہ کیا جائے۔ اے این پی کے صدر مسٹر اجمل خٹک نے کہا کہ اے این پی کے بعض وزراء صدر اسحٰق کو اگر مناسب امیدوار سمجھتے ہیں تو یہ ان کی ذاتی رائے ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴½ بجے ۸½ بجے شام

صاحب اولاد
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔
اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

| | | |
|---|---|---|
| DWARFISHNESS COURSE | ۱۰۰/- | ۰۔ چھوٹا قد کورس |
| BED URINE COURSE | ۳۵/- | ۰۔ بول بستری کورس |
| MITTI CHOUR COURSE | ۲۰/- | ۰۔ مٹی چھوڑ کورس |
| BABY GROWTH COURSE | ۳۰/- | ۰۔ بے بی گروتھ کورس |
| MARASMUS COURSE | ۶۰/- | ۰۔ سوکھا پن کورس |
| BABY TINIC | ۱۲/- | ۰۔ بے بی ٹانک |
| SLOW DENTITION CURE | ۲۰/- | ۰۔ آہستہ دانت نکلنا کیور |
| IRREGULER TEETH CURE | ۲۰/- | ۰۔ بے ترتیب دانت کیور |

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

پتہ